غزل

از

(جناب شارقؔ ایم۔اے)

رونقِ بزم بھی ہے گرمیٔ بازار بھی ہے — دیکھنا یہ ہے کوئی دل کا خریدار بھی ہے
اس حقیقت کو کسی اہلِ نظر سے پوچھو — جو ہے دیوانہ یہاں محرمِ اسرار بھی ہے
دیکھ کر بھی ہے اُنھیں دیکھتے رہنے کی ہوس — ہائے کیا چیز مری حسرتِ دیدار بھی ہے
شمعِ محفل کو ملا سوز تو پروانہ کو ساز — غم ملا دل کو کہ یہ غم کا سزاوار بھی ہے
دیکھنا یہ ہے کہ دیوانہ کدھر جاتا ہے — دعوتِ طور بھی ہے جلوہ گہِ دار بھی ہے
ٹھوکریں کھا کے زمانہ کی یہ معلوم ہوا — زندگی صرف لچک ہی نہیں تلوار بھی ہے
بندۂ عشق کو ہے ان کی رضا سے مطلب — وہ خطاوار جو کہہ دیں تو خطاوار بھی ہے
اب تو ہم وادیٔ الفت میں قدم رکھتے ہیں — خوب واقف ہیں یہ رہ سخت کٹھن دشوار بھی ہے

زندگی کیا ہے کہیں اس کے سوا کیا شارقؔ
ایک عقدہ ہے کہ آسان بھی دشوار بھی ہے